

سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ تھا۔ اس بنا پر اس گروہ کو، جو گائے کی صورت میں سامنے آتا تھا، معاف کر دیا جاتا تھا۔ یوں خس بدنداں گرفتار یا کاہ بدنداں گرفتار سے مراد عاجزی اور مغلوبیت کا اظہار ہوا۔

شرح : مرزا فرماتے ہیں :

” پشت دست صورت عجز اور خس بدنداں و کاہ بدنداں گرفتار بھی اظہار عجز ہے۔ پس جس عالم میں کہ داغ نے پشت دست زمین پر رکھ دی ہو اور شعلے نے تنکا دانتوں میں لیا ہو، ہم سے رنج و غم کا تحمل کس طرح ہو؟“

مطلب یہ کہ جب داغ بتیابی کا رنج برداشت نہ کر سکا اور اس نے عاجزی سے پشت دست زمین پر رکھ دی۔ اسی طرح شعلے نے تنکا دانتوں میں لے لیا، گویا اظہار عجز کر دیا۔ جس رنج کی متحمل یہ سراپا درد چیزیں نہ ہو سکیں، اسے ہم کیونکر اٹھالیں؟

شرح : ۱۔

غالب ! گھر کے در و دیوار پر سبزہ آگ رہا ہے، کیونکہ وہ بے آباد ہے

آگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالب

ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

اور اس کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں۔ ہم دشت و بیاباں کی خاک چھان رہے ہیں اور گھر میں فصل بہار طراوت و شادابی کا سماں پیدا کر رہی ہے۔ اس شعر کی خوبیاں خاص توجہ کی محتاج ہیں، مثلاً :

۱۔ گھر کو چھوڑے ہوئے مدت گزر گئی۔ اس اثناء میں کسی نے اس کی دیکھ بھال نہ کی، یہاں تک کہ وہاں جنگل کا سامان نمودار ہو گیا۔

۲۔ در و دیوار پر سبزہ آگ آنا بے رونقی اور ویرانی کی علامت ہے۔ شاعر